

دل تاجگر کہ ساحلِ دریا ئے نوحں ہے اب اس رہ گزریں جلوہ گل آگے گرد تھا
 جاتی ہے کوئی بکشمکش اندوہِ عشق کی دل بھی اگر گیا، تو وہی دل کا درد تھا
 احباب چارہ سازی وحشت نہ کر سکے زنداں میں بھی خیال، بیایان نور و تھا
 یہ لاش بے کفن اسدِ خستہ جاں کی ہے حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا!
 ۱۔ لغات - باب نبرد : جنگ کے لائق، مقابلے کی صلاحیت رکھنے والا
 بہادر - جو امرد -

نبرد پیشہ : جنگجو، جس کا پیشہ جنگ ہو۔

شرح : جو شخص بہادر اور مرد میدان نہ تھا، وہ عشق کی سختیوں اور
 مصیبتوں کے سیل کا صرف خطرہ دیکھ کر دم توڑ بیٹھا۔ عشق کا پیشہ ہی جنگ و پیکار
 ہے۔ اس کی مصیبتیں اور آفتیں وہی سہہ سکتا ہے، جو مردِ کار ہو، یعنی جس میں
 زیادہ سے زیادہ ہمت، مردانگی اور مصیبتوں کے مقابلے میں استقلال سے قدم
 جمائے رکھنے کا جو ہر موجود ہو۔ محض دے آدمیوں کے لیے سزاوار نہیں کہ وہ
 میدانِ عشق میں قدم رکھیں۔

عربی کا ایک مطلع ہے جس میں بھی یہی حقیقت پیش کی گئی ہے، اگرچہ انداز
 مختلف ہے :

عشق اگر مرد است، مردے تاب دیدارِ اولاد

و در نہ چوں موسیٰ بے آورد و بسیار آورد

۲۔ شرح :- مجھ پر زندگی بھرموت کا خوف طاری رہا اور خوف کے باعث
 انسان کا رنگ اصل حالت پر نہیں رہتا، اس میں زردی آجاتی ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ
 مرنے کے ساتھ چہرے پر جو زردی اور مردنی چھا جاتی ہے، اس سے پہلے بھی میرا